السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گلاسکو سے ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ ہماری مسجد میں کچھ لوگ تبلیغ کےلئے آئے اورامام صاحب سے کہاکہ اگر آپ جرابوں پر مسح کرتے ہیں توپھر ہم آپ کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے۔ اس لئے جرابوں پر مسح کا مسئلہ قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کر کے بتائیں کہ جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ضروری وضاحت : سائل کے جواب میں محترم شیخ میری پوریؒ نے وہی جواب دہرایا ہے جو اس سے قبل اس عنوان کے تحت سب سے پہلے سوال میں تفصیل سے دے چکے ہیں۔ اس لئے اس کی تکرار مناسب نہیں سمجھی گئی۔ البتہ جرابوں پر مسح کا انکار کرنے والوں کے تشدد اور تنگ نظری کی مولانا مرحوم نے اس طرح مذمت کی)

جو لوگ اس مسئلے میں اس حد تک شدت کے قائل ہیں وہ شاید مسئلے کی علمی نوعیت سے واقف نہیں ' ورنہ ایسے عمل کے بارے میں ان کی اس سخت موقف کا کوئی جواز نہیں جس پر صحابہ کرامؓ اورائمہ دینؒ نے عمل کیا ہو اور صحیح احادیث سے وہ ثابت ہو۔ ویسے بھی یہ جہالت کہ بات ہے کہ ایک فروعی مسئلے میں اختلاف رائے کی وجہ سے امام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دیا جائے ' دین کے مسائل میں اس قدر تنگ نظری قابل مذمت ہے۔

جرابوں پر مسح ہو یا اس طرح کی کوئی دوسری رخصت ' یہ اللہ کی طرف سے بہت بڑی نعمتیں ہیں اس کا صحیح احساس مسافروں ' مریضوں اور ان لوگوں کو ہوتا ہے جو سخت سرد علاقوں میں رہتے ہیں یا جنہیں فیکٹریوں اور کام کی جگہوں پر پاؤں دھونے کی دقت پش آتی ہے۔

رخصت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ''ان اللہ تعالیٰ یحب ان تقبل رخصتہ کما یحب العبد مغفرة ربہ''"یعنی اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتے ہیں کہ بندے اس کی طرف سے دی گئی رخصتیں قبول کریں جس طرح بندہ اللہ کی طرف سے بخشش کو پسند کرتا ہے۔"

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص135

محدث فتویٰ